السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ محدث۔مارچ 2000ء میں آپ کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جو مشترکہ غسل خانہ اور بیت الخلاء میں وضوء کے متعلق ہے آپ کے جواب کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور میں مزید رہنمائی درکار ہے۔

(1)ایسے غسل خانے میں بیت الخلاء کے دخول کی دعا کہاں پڑھی جائے گی اور اسی طرح بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا کہاں ہوگی؟

(2)ایسے وقت میں کہ آدمی وضو یا غسل میں مصروف ہوا اور اسے حاجت پیش آجائے تو پھر دعا کہاں پڑھے گا اور اس سے فراغت کے بعد وضو کے لیے بسم اللہ کہاں پڑھے گا؟

(3)کیا دل میں بسم اللہ یا ادعیہ ماثورہ پڑھ لینے سے "عمل"مرتب ہوگا؟اور کیا ان کا زبان سے پڑھنا مسنون نہیں اور اگر دل میں پڑھ لینا کافی ہے تو اس کی دلیل ضرور ارشاد فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)۔بیت الخلاء سے باہر نکل کر دعا پڑھ لے پھر داخل ہو کر وضوء کرے اور بیت الخلاء سے فراغت کی دعا بھی باہر آ کر پڑھے یا پھر دل ہی دل میں پڑھ لے۔

(2)۔ایسی اضطراری حالت میں بھی دعا باہر آکر پڑھے اور حاجت سے فراغت کے بعد باہر آکر وضو کے لیے بسم اللہ پڑھ کر پھر داخل ہو جائے۔

(3)۔دل کا مصمم ارادہ شریعت میں قابل اعتبار سمجھا گیا ہے اس پر جزا مرتب ہوتی ہے قرآن میں ہے۔

(إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ)(النور:19)

دوسری جگہ ہے۔

(اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ)(الحجرات:12)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔(فتح الباری:11/327)

زبان سے پڑھنا اس وقت مسنون ہے جب آدمی پاکیزہ مقام پر ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص806

محدث فتویٰ